جوٹھے کے احکام

لعاب دہن لگا کر انگلی سے قرآن مجید کی ورق گردانی کا حکم:

سوال: بوقت تلاوت قرآن مجید زبان کے لعاب یعنی تھوک انگشت میں لگا کر قرآن مجید کے ورق کو الٹاتے ہیں آیا اس طرح الٹانا بشرع جائز ہے یا نہیں؟ آیا حرام یا مکروہ تحریمی یا تنزیہی؟ بینوا مع الدلیل فتوجروا۔

الجواب

مسئلہ فقہیہ ''سؤر الآدمی طاهر'' سے لعاب دہن کی طہارت ظاہر ہے۔(۱)

اور تقبیل حجر اسود کی مسنونیت سے اس لعاب کے لگنے کا خلاف ادب نہ ہونا بھی ظاہر ہے جو تقبیل میں محتمل ہے، اس سے اس طرح ورق گردانی مصحف کا جواز یقینی ہے۔

۱۰/ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ، تتمہ اولیٰ ص: ۵ (امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۱۷)

لعابِ دہن سے قرآنِ مجید کی ورق گردانی:

سوال: قرآنِ کریم کی ورق گردانی کے وقت انگلیوں پر منہ کا لعاب لگا کر ورق الٹایا جاتا ہے، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

---

(۱) لعاب دہن کی پاکی کے بارے میں حدیث میں ہے: عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: دخلت مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم أنا وخالد بن الولید علیٰ میمونة فجاء تنا بإناء من لبن فشرب رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم وأنا علیٰ یمینه وخالد علیٰ شماله فقال لی: الشربة لک فإن شئت اٰثرت بها خالداً فقلت: ما کنت لأوثر علیٰ سورک أحداً. (شمائل ترمذی، باب ماجاء فی صفة شراب رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم: ص ۱۳)

عن عائشة قالت: کنت أشرب و أنا حائض، ثم أناوله النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فیضع فاه علیٰ موضع فیّ فیشرب. (مسلم، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها/ أبو داؤد، باب مواکلة الحائض ومجامعتها، انیس)

ہر وہ کھانا یا پانی جو انسان وحیوان کے کھانے کے بعد باقی رہ جائے اسے جوٹھا کہتے ہیں۔ (رد المحتار: ۱/۲۲۲)

شریعت نے جوٹھے پانی وکھانے کی پاکی وناپاکی کا مدار کھانے والے کے لعاب دہن (رال) کی پاکی وناپاکی پر رکھا ہے۔ اگر لعاب پاک ہے تو جوٹھا پاک ہے اور اگر لعاب ناپاک ہے تو جوٹھا ناپاک ہے۔ (رد المحتار: ۱/۲۲۲، بیروت، انیس)

الجواب

قرآنِ کریم کی ورق گردانی کے لئے لعابِ دہن لگانے کی صورت ''مسئلہ طہارۃِ سؤر وعدمِ طہارۃ'' پر مبنی ہے، چونکہ انسان کا سؤر (جوٹھا) پاک ہے، اس لئے ورق گردانی کے لئے انگلیوں کے ساتھ لعابِ دہن لگانے میں کوئی شرعی قباحت نہیں۔

قال الحصکفیؒ:''(فسؤر آدمی مطلقاً) ولو جنباً أو کافراً أو امرأۃً......(طاهر) طهور بلا کراهة، قال ابن عابدینؒ: (قوله طاهر) أی فی ذاته طهور: أی مطهر لغیره من الأحداث والأخباث''. (الدر المختار علیٰ صدر ردالمحتار: ج ۱ ص ۲۳۲، مطلب فی السؤر)

(فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۸۶)

مومن کا جوٹھا پاک ہے:

سوال: ایک مسجد میں بالٹی میں پانی تھا ایک صاحب نے ڈبہ سے پانی لیا اور اسی میں منہ لگا کر پی لیا اور پھر اسی میں ڈبہ ڈال دیا، ایک صاحب نے کہا کہ پانی نجس ہو گیا، وضو کے لائق نہیں رہا، کیا واقعی پانی نجس ہو گیا؟

هو المصوب

مسلمان کے پانی میں منہ ڈالنے کی وجہ سے ڈبہ کے پانی میں کسی قسم کی خرابی نہیں پیدا ہوئی، وہ ڈبہ جس پانی میں ڈال دیا گیا وہ بالکل پاک ہے:

سؤر المؤمن شفاء (وأما ما یدور علی الألسنة من قولهم ''سؤر المؤمن شفاء'' فیصدق به ما رواه الدارقطنی فی الأفراد عن ابن عباسؓ: ''من التواضع أن یشرب الرجل من سؤر أخیه'' کذا فی المقاصد، فما فی موضوعات القاری من أنهما لا أصل لهما فی المرفوع لعله یرید بلفظه، ثم رأیت فی الکبریٰ قال فی کل منهما معناه صحیح فاعرفه. (کشف الخفاء: ۱/۴۳۶، حدیث نمبر: ۱۴۰۵)

مومن کا جوٹھا شفا ہے لیکن پھر بھی اپنی طرف سے احتیاط کرنا چاہئے اور اپنا جوٹھا پانی ایسے پانی میں نہیں ڈالنا چاہئے جو سب استعمال کریں کیوں کہ ضروری نہیں ہے، ہر شخص جوٹھے پانی کو پسند کرے۔

تحریر: محمد طارق ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۱/۲۹۴)

نومسلمہ کا جوٹھا مسلمان کے لیے:

سوال: زید نے ایک عورت قوم پارسن کو کلمہ واستغفار پڑھا کر مسلمان کیا، کسی مسلمان نے کوئی اعتراض اس کے

اسلام لانے اور زید کے مسلمان کرنے پر نہ کیا تھا، بلکہ زید نے خود بخود اپنے ہی پیالے میں پانی منگا کر مسماۃ کو دیا کہ نصف اس میں سے پی لے، مابقیہ چھوڑ دے، مسماۃ نے نصف پیا، مابقیہ چھوڑ دیا، اس پانی کو زید نے پیا اور عمرو نے، اسی طرح حاضرین جماعت نے تھوڑا تھوڑا تبرکاً پیا، جس قدر کم ہوتا تھا، زید پانی ملاتا تھا، بعدہ جلسہ برخاست ہوا، صرف یہ بات نہیں معلوم ہو پائی کہ آیا یہی قاعدہ ہے اور اسی طرح مسلمان ہوتا ہے کہ کوئی آدمی کسی ملت وقوم کا ہو یا اسی قوم کے واسطے یہ خاص قاعدہ ہے، حسب شرع شریف کے، یا اگر اس قاعدہ کا برتاؤ نہ ہو تو مسلمان ہونے میں شک ہوتا یا نہیں، یا اگر بلا اعتراض کسی مسلمان کے اور بدون کسی کے شک لائے ہوئے اس کے مسلمان ہونے اور زید کے مسلمان کرنے پر اگر بلا سبب اور بلا وجہ ایسا فعل کیا گیا تو یہ فعل داخل جہالت وحماقت ولغویت کے ہے اور زید سے سرزد ہوا ہے یا نہیں جس کا کوئی نتیجہ نہیں تھا بحالیکہ وہ کلمہ پڑھ کر استغفار کر کے پاک وطاہرہ بروئے شرع شریف ہوئی، تو کیا عذر اور کیا شک اس کے اسلام لانے پر زید کو یا دوسرے مسلمان کو تھا، بلکہ شک والا کافر تھا، ازاں بعد زید نے معاً بلا توقف ساعتے اپنے مکان میں جا کر دریافت کیا کہ ایک مسلمان ہوئی عورت فلاں ملت کی تھی، وہ مکان میں رہے اور روٹی پکائے، نامنظور ہوا تو اس سے کوئی علت غائی زید کی پیدا ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر پیدا ہوتی تو اس پانی پینے اور پلانے سے صاف صاف مافی الضمیر زید ثابت اور معلوم ہوا کہ یہ فعل اس وجہ سے کیا گیا کہ اگر حاضرین قصبہ جب اس کا جوٹھا پانی پی لیں گے تو بحالت موجودگی مکان زید کے کوئی صاحبان قصبہ میں معترض اس کی قوم پر نہیں ہوں گے اور کراہت نہیں کریں گے۔ دوسرے وہ عورت بدستور اپنے پیشۂ حرام کاری میں مقیم سرائے قصبہ ہوئی، پہلے لوگ اس کی قومیت اور بدملت ہونے سے پرہیز کرتے تھے، اب مسلمان ہونے سے اور زید کے پانی پینے اور چند مسلمان کے پانی پلانے سے قطعاً ومطلقاً نفرت نہیں، بحالے کہ زید کا تقویٰ ایسا تھا کہ کسی کا لوٹا خود واسطے وضو کے نہیں لیتا تھا، حتی کہ نماز جمعہ میں خطبہ ختم ہو گیا اور رکعت اول ختم ہوگئی اور لوٹا خاص زید کا خالی نہ تھا مروت مانع تھی، لے نہ سکا، جب لوٹا خاص ملا، تب وضو ہوا اور شرکت نماز میں ہوئی، کسی کے ظرف کو پاک نہیں سمجھ کے کمال کراہت سے زید پانی پیتا ہے تو زید سے دفعتاً ایسا فعل اگر وقوع میں آیا تو بتعلق غرض جاہلیت، لغویت وحماقت ہوا یا نہیں؟

الجواب

کسی کے مسلمان کرنے میں یہ ضرورت نہیں کہ اس کا جوٹھا پانی پیا جائے اور پلایا جائے اور یہ عمل بلا وجہ موجہ وبلا ضرورت شرعی داخل لغویت ہے، علی الخصوص جب کہ بعض کتب فقہ میں مثل درمختار وغیرہ کے مرقوم ہے کہ جوٹھا اجنبی عورت کا مرد اجنبی کو اور اجنبی مرد کا اجنبیہ عورت کو اگر چہ پاک ہے، لیکن مکروہ ہے اور ردالمحتار میں یہ مرقوم ہے کہ کراہت اس وقت ہے جب مقصود استلذاذ ہو۔

عبارت درمختار یہ ہے:

نعم! یکره سؤرها للرجل کعکسه للاستلذاذ واستعمال ریق الغیر وهو لایجوز، مجتبیٰ، انتهیٰ.

اور ردالمختار میں مرقوم ہے:

قال الرملی: ویجب تقییده لغیر الزوجة والمحارم. انتهیٰ.

اور بھی اس میں ہے:

والذی یظهر أن العلة الاستلذاذ فقط ویفهم أنه حیث لا استلذاذ لا کراهة لا سیما إذا کان یعافه، انتهیٰ. (۱)

پس بر بناء عبارت درمختار یہ فعل زید یعنی اجنبیہ کا جوٹھا پانی پینا اور پلانا مکروہ ہوا اور بر بناء تحریر صاحب ردالمختار حاشیہ الدرالمختار اگر استلذاذ حاصل ہوا تو مکروہ ہوا، اور بر تقدیر عدم استلذاذ اگر چہ مکروہ نہیں ہوا، لیکن اجتناب اس سے بہتر تھا۔ واللہ اعلم

ابوالحسنات محمد عبدالحیٔ۔ (فتاویٰ مولانا عبدالحیٔ اردو: ۴۰۵-۴۰۶)

کافر کا جوٹھا پانی پینا:

سوال: کیا کافر شخص کا جوٹھا پانی پینا کراہت یا بلا کراہت کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

اگر اس کے منہ میں شراب یا حرام گوشت وغیرہ کی نجاست نہ ہو تو اس کا جوٹھا پانی پاک ہے، ناپاک نہیں، مگر ایسے لوگوں کے ساتھ بلاضرورت کھانا پینا اور میل ملاپ رکھنا مکروہ ہے۔ (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۴/۱۰/۸۵ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ: ۲۳۷/۵)

بھنگی کے منہ کا کٹا ہوا کھانا کھانا:

سوال: اگر کوئی شخص خاکروب (بھنگی غیر مسلم) کے ہاتھ دھوا کر اور خوب صاف کرا کے اس کے ساتھ کھانا

---

(۱) الدرالمختار مع ردالمحتار: ج ۱ ص ۲۲۲، مطلب فی السؤر، انیس

(۲) "(فسؤر الآدمی مطلقاً) ولو کان جنباً أو کافراً (طاهر الفم)...... (طاهر) طهورٌ بلا کراهة". (رد المحتار: ۱/۲۲۲، مطلب فی السؤر، مطبوعہ زکریا دیوبند)

وکذا فی غنیة المستملی شرح منیة المصلی لإبراهیم الحلبی الکبیر، ص: ۱۲۶)

کھائے تو جائز ہے؟ سوال مذکور کی صورت اس لیے پیش آئی کہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے مجلس احرار سنبھل کے ایک بیان میں اسلام کی رواداری غیر مذہب کے لوگوں پر واضح کرتے ہوئے اپنا یہ واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے خود بھنگی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا، اس کے منہ کا آدھا کٹا ہوا آلو بھی میں نے کھالیا۔ اب ایک صاحب نے شاہ صاحب موصوف کی تقلید میں ایک بھنگی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھالیا ہے۔ پھر لوگ اس خیال پر چراغ پا ہو رہے ہیں، برائے مہربانی اگر ممکن ہو تو دو چار دلیل بھی جواب کے ساتھ ارقام فرما کر ممنون فرمائیں؟

الجواب

اسلام کا مسلمہ اصول ہے کہ انسان کا بدن پاک ہے اور انسان کا جوٹھا پاک ہے، خواہ مسلم ہو یا کافر۔ اس اصول پر جب کہ کسی انسان کے ہاتھ پاک ہوں اور کھانا بھی حلال ہو، برتن بھی پاک ہو اور مسلمان اس کے ساتھ کھانا کھالے تو اس میں کوئی اصولی غلطی نہیں ہے۔(۱) اگر کسی موقع پر اسلامی اصول کی حقیقت واضح کرنے کے لیے کوئی شخص یہ کام کرے تو وہ قابل تحسین ہے نہ کہ محل الزام۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی۔ (کفایت المفتی: ۲/ ۲۵۷-۲۵۸)

(۱) "(فسؤر الآدمي مطلقاً) ولو كان جنباً أو كافراً (طاهر الفم)...... (طاهر) طهورٌ بلاكراهة". (رد المحتار: ۱/ ۲۲۲، مطلب في السؤر، مطبوعہ زکریا دیوبند/ وکذا فی غنیة المستملي شرح منية المصلي لإبراهيم الحلبي الكبير، ص:۱۲۶)

انسان کا لعاب و پسینہ:

انسان کائنات کی اشرف و برتر مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لعاب دہن (منہ کے رال) اور پسینہ کو پاک بنایا ہے، اس لیے سارے انسانوں کا جوٹھا ایک دوسرے کے لیے پاک ہے، چاہے مرد ہوں یا عورتیں، مسلمان ہوں یا کافر، بچے ہوں یا بوڑھے اور چاہے وہ پاک ہوں ناپاک۔ (ردالمحتار: ۱/۲۲۲)

انسان کا جوٹھا ایک دوسرے کے لیے جائز ہے، بلکہ مومن کامل جو طہارت و نظافت میں یکساں ہوں ان کا جوٹھا استعمال کرنا اخوت و بھائی چارگی کو بڑھاتا ہے اور نیکی میں اضافہ کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''جس نے اپنے بھائی کا جوٹھا پانی پیا اللہ اسے دس نیکیاں دے گا''۔

اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ستر نیکیاں دے گا۔ (الفتاویٰ التاتارخانیہ: ۱/۲۱۷)

کافر و مشرک کا جوٹھا اور پسینہ بھی پاک ہے۔ اگر کسی کپڑے پر لگ جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ البتہ اگر کوئی کافر شراب پیتا ہو یا ناپاک اشیاء، کھاتا ہو اور اس کا اثر اس کی رال میں ہو تو پھر جوٹھا اور رال دونوں ناپاک ہوں گے۔

البتہ کافر و مشرک کا جوٹھا کھانے سے پرہیز بہتر ہے کیوں کہ اللہ نے ان کے فاسد عقائد کی وجہ سے انہیں نجس کہا ہے۔

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ. (سورۂ توبہ: ردالمحتار: ۱/۲۲۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ وہ ایک ساتھ ایک برتن میں دسترخوان پر بیٹھ کر صحابہ کرام کے ساتھ کھانا کھاتے تھے، اسی طرح اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ مجلس میں بیٹھے رہتے اور پینے کے لیے دودھ کا پیالہ پیش ہوتا تو آپ پہلے اس میں سے پیتے پھر اپنے دائیں بیٹھنے والے کو دیتے۔

==

مشرک کا جوٹھا پاک ہے:

سوال: آیت کریمہ ”اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ“ سے مشرکین کا ناپاک ہونا معلوم ہوتا ہے، تو کیا ان کا جوٹھا اور پسینہ وغیرہ ناپاک ہے؟

== ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دودھ کا پیالہ پیش ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیالہ سے دودھ پیا اور جو باقی دودھ بچا، اسے اپنے دائیں بیٹھے اعرابی (دیہاتی) کو پیش کیا، چنانچہ انھوں نے پیا، پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”الایمن فا لا یمن“. یعنی اپنے داہنے کو اپنے داہنے کو۔ (صحیح بخاری مع فتح الباری: ۸۶/۱)

انسانی بلغم، تھوک، رینٹ یا لعاب کسی کپڑے میں لگ جائے تو وہ ناپاک نہ ہوگا۔ بلکہ پاک رہے گا۔ اسی طرح اگر پانی میں پڑ جائے تو وہ ناپاک نہ ہوگا اور اس کا استعمال جائز ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: تمہاری رینٹ اور آنکھوں کے آنسوں ایسے ہی ہیں جیسے تمھارے ڈول کا پانی۔ (سنن دار قطنی: ۱۲۷/۱)

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں جانب قبلہ تھوک دیکھا تو آپ نے فرمایا:

”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتے ہو (جانب قبلہ) اور پھر اپنے سامنے تھوکتے ہو، کیا کوئی یہ پسند کرے گا کہ کوئی متوجہ ہو اور اس کی طرف تھوکا جائے۔

اس لیے کسی کو اگر تھوک آئے تو اپنے بائیں یا اپنے قدم کے پاس تھوکے اور اگر اس کی جگہ نہ ہو تو پھر وہ یوں کرے کہ اپنے کپڑے میں تھوک لے اور کپڑے کو مل دے۔ (صحیح مسلم)

دوسری حدیث میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تھوکنے سے منع فرمایا ہے۔

اگر کسی نے شراب پی اور منہ میں اس کا اثر ہو، اسی طرح کوئی نجس چیز کھائی یا پی ہو یا اس کو منہ بھر کر قئے ہوئی ہو یا منہ سے خون آتا ہو اور تھوک سرخ رنگ کا ہو جاتا ہو تو اس کا لعاب وجوٹھا ناپاک ہوگا۔ البتہ اگر وہ پانی پی لے یا تھوک نگل لے اور منہ صاف ہو جائے تو اس کا جوٹھا پاک ہو جائے گا۔ (البحر الرائق، کبیری)

مرد کی طرح عورت کا جوٹھا بھی پاک ہے چاہے وہ پاکی کی حالت میں ہو یا حیض ونفاس کی حالت میں ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے بارے میں بیان کرتی ہیں کہ ”میں حیض کی حالت میں ہوتی اور پانی پیتی پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ اسی جگہ رکھتے جہاں میں نے رکھے تھے پھر آپ پانی پیتے“۔ (**مسلم، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها**)

عورت کا جوٹھا گرچہ پاک ہے مگر اجنبی عورت کا جوٹھا اجنبی مرد کے لیے، اسی طرح اجنبی مرد کا جوٹھا اجنبی عورت کے لیے مکروہ ہے۔ اس لیے کہ اس سے لطف اٹھانے اور لذت پانے کا اندیشہ ہے۔ پس اگر یہ معلوم نہ ہو کہ کس کا جوٹھا ہے یا لذت کے لیے نہ ہو تو مکروہ نہیں۔ اسی طرح شوہر کا جوٹھا بیوی کے لیے یا محرم مرد و عورت کا جوٹھا ایک دوسرے کے لیے مکروہ نہیں ہے۔ (رد المحتار: ۲۲۲/۱)

ایک شخص کے لعاب دہن کا استعمال دوسرے کے لیے جائز ہے۔

اگر کوئی شخص بوقت تلاوت قرآن مجید کے اوراق کو انگلی میں لعاب دہن لگا کر الٹے تو ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

لعاب ہی کی طرح انسان کا پسینہ بھی پاک ہے چاہے یہ پسینہ مرد کا ہو یا عورت کا، بالغ کا ہو یا نابالغ کا، جنبی کا ہو یا حیض ونفاس والی عورت کا، البتہ اگر بدن پر نجاست پیشاب یا شراب اور دوسری نجس چیز لگی ہو تو اس کے اثر سے پسینہ بھی ناپاک ہوگا۔ (الفتاویٰ التاتارخانیہ: ۲۲۲/۱، رد المحتار: ۲۲۲/۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن کا پسینہ بعض صحابہ نے جمع کیا تھا اور اپنے مرنے کے وقت یہ وصیت کی تھی کہ ان کے بدن پر اسے لگایا جائے۔ (صحیح بخاری واقعہ انس بن مالک) ==

الجواب

مشرکین بے شک نجس ہیں، مگر علت حکم آیۃ حسب سلیقہ عربیہ کہ مشتق کو محکوم علیہ قرار دینا ماخذ اشتقاق کو علت قرار دینا ہے، لہذا علت نجاست شرک ہوگا جو کہ نجس معنوی ہے۔ اسی بنا پر اگر مشرک کو سات سمندر سے غسل دیا جائے، تب بھی بوجہ شرک وہ نجس رہے گا، حالانکہ تین مرتبہ غسل سے نجاست ظاہری زائل ہو جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مشرک کا سور (جوٹھا) وغیرہ پاک ہے:

''(فسؤر آدمی مطلقاً) ولو جنباً أو كافراً أو امرأةً، الخ، (طاهر)''. (درمختار: ۲۲۲/۱) (۱)

یعنی مشرک حسی طور پر نجس نہیں ہے۔ (مکتوبات: ۱۵۸/۱) (فتاویٰ شیخ الاسلام: ص ۱۸۰)

مشرک آدمی یا بلی کا جوٹھا کھانا جائز ہے یا نہیں:

سوال (۱): اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر عہد میں مشرک کو نجس العین فرمایا ہے۔ لہذا ان کا جوٹھا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے نزول کے بعد کسی مشرک کے ساتھ کھانا کھایا ہے یا نہیں؟

(۲): بلی کا جوٹھا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (المستفتی نمبر ۳۴ نذیر احمد ضلع بلیا، ۱۲/ جمادی الاولیٰ ۵۲ھ مطابق ۴/ ستمبر ۱۹۳۳ء)

الجواب

(۱) قرآن شریف میں مشرکوں کو نجس فرمایا ہے، اس سے اعتقادی نجاست مراد ہے ورنہ انسان کا جسم ناپاک نہیں ہے۔ قرآن مجید میں نصاریٰ کو مشرک قرار دیا ہے، باوجود اس کے ''طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ'' کا حکم بھی موجود ہے۔

(۲) بلی کا جوٹھا مکروہ ہے۔ (۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، مدرسہ امینیہ دہلی (کفایت المفتی: ۲۸۶/۲، ۲۸۷)

== میت کا لعاب دہن:

جو کچھ میت کے منہ سے لعاب یا پانی نکلتا ہے وہ ناپاک ہے۔ اس لیے کہ موت کے بعد جسم کی طہارت ختم ہو جاتی ہے۔ (الفتاویٰ التاتارخانیہ: ۲۲۳/۱) (طہارت کے احکام ومسائل: ۴۹-۵۳، انیس)

(۱) الدر المختار علیٰ صدر ردالمحتار: ج ۱ ص ۲۲۲، مطلب في السؤر، كذافي غنية المستملي، ص: ۱۶۶۔ انیس

(۲) عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يغسل الإناء إذا ولغ فيه الكلب سبع مرات أوليهن وأخريهن بالتراب وإذا ولغت فيه الهرة غسل مرة. (ترمذی، باب ما جاء في سؤر الكلب)

عن كبشة بنت كعب بن مالك أن أباقتادة دخل عليها قالت: فسكبت له وضوءً، قالت: فجائت هرة تشرب فأصغىٰ لها الإناء حتى شربت، قالت كبشة: فرآني أنظر إليه فقال: أتعجبين ياابنة أخي؟ فقلت: نعم، قال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إنها ليست بنجس إنما هي من الطوافين عليكم والطوافات. (ترمذی، باب ماجاء في سؤر الهرة)

عن ابن عمرؓ أنه كان يكره سؤر السنور. (مصنف عبد الرزاق، باب سؤر السنور، ج اول ص ۷۷، نمبر ۳۴۰، انیس)

ہاتھی کا جسم اور اس کا جوٹھا پاک ہے یا ناپاک:

سوال: سور (جوٹھا) فیل (ہاتھی) اور جسد (بدن) فیل زندہ نجس ہے یا پاک؟

الجواب

صحیح مذہب کے موافق فیل نجس العین نہیں ہے پس ظاہر جلد اس کی پاک ہے، جیسا کہ درمختار میں ہے:

"وأفاد كلامه طهارة جلد كلب وفيل وهو المعتمد". (۱)

اور سورِ فیل یعنی جوٹھا ہاتھی کا نجس مغلظ ہے۔

كما في الدر المختار: (و)سؤر(خنزير وكلب وسباع بهائم) الخ(نجس)مغلظ ومنها الفيل، كذا في الشامي. (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ دارالعلوم: ۳۶۲/۱)

گدھے اور گھوڑے کے جوٹھے کا حکم:

سوال: گھوڑے اور گدھے کے جوٹھے کا کیا حکم ہے، پاک ہے یا مکروہ؟

الجواب باسم ملهم الصواب

گھوڑے کا جوٹھا طاہر اور مطہر ہے اور گدھے کے جوٹھے کی طہارت وطہوریت مشکوک ہے، اس لئے اس کا پینا جائز نہیں اور اس سے وضو درست نہیں، اگر دوسرا پانی نہ ہو تو اس پانی سے وضو بھی کرے اور تیمّم بھی، اگر کنویں میں گر جائے تو سارا پانی نکالا جائے۔

قال في شرح التنوير: (ومأكول لحم) ومنه الفرس في الأصح ومثله ما لادم له (طاهر الفم)قيد للكل (طاهر) طهور بلا كراهة. وفي التنوير: (و)سؤر(حمار)...(وبغل)...(مشكوك في طهوريته لا في طهارته) اهـ و رجح ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ الشك في الطهارة ونقل عن الفتح أنه تظافر كلامهم علىٰ أنه ينزح منه جميع ماء البئر. (ردالمحتار، فصل في البئر، مطلب في السؤر: ۲۰۹/۱) (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵؍رمضان ۹۹ھ (احسن الفتاویٰ: ۵۳/۲)

---

(۱) الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، باب المياه، مطلب في أحكام الدباغة: ۱۸۹/۱، ظفیر

(۲) الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار، فصل في البئر، مطلب في السؤر: ۲۰۵/۱۔۲۰۶، ظفیر

(۳) عن أسماء قالت نحرنا فرساً علىٰ عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فأكلناه. (بخاري، باب لحوم الخيل)
عن البراء قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أكل لحمه فلا بأس بسؤره. (سنن البيهقي، باب الخبر الذي ورد في سؤر ما يؤكل لحمه)

عن إبراهيم قال: كان يكره سؤر البغل والحمار. (مصنف ابن أبي شيبة، في الوضوء بسؤر الحمار والكلب من كرهه) ==

کھلی مرغی کا جوٹھا مکروہ ہے:

سوال: مرغی کا جوٹھا پاک ہے یا مکروہ تنزیہی ہے یا تحریمی جبکہ نجاست اس کی چونچ میں لگی ہوئی نہ ہو؟

الجواب ــــــــــــ باسم ملهم الصواب

مرغی کا جوٹھا پاک ہے مگر نجاست کھانے والی مرغی میں یہ تفصیل ہے کہ اس کی چونچ کی طہارت کا یقین ہے تو پانی پاک ہے اور اگر چونچ کی نجاست کا یقین ہو تو پانی ناپاک ہے اور اگر کسی امر کا یقین نہیں تو مکروہ تنزیہی ہے۔

قال في الشامية تحت(قوله طاهر للضرورة):...وأما المخلاة فلعابها طاهر فسؤرها كذلك،لكن لما كانت تأكل العذرة كره سؤرها ولم يحكم بنجاسته للشك،حتى لو علمت النجاسة في فمها تنجس، ولو علمت الطهارة انتفت الكراهة،وقال تحت(قوله في الأصح)... أنها كراهة تنزيه،الخ. (ردالمحتار،فصل في البئر،مطلب في السؤر: ج١ص ٢٠٧) فقط اللہ تعالیٰ اعلم

۲۵ / رجب ۸۷ھ (احسن الفتاویٰ: ۴۳/۲)

دجاجۃ مخلاۃ کا جوٹھا:

سوال: گلیوں اور غلاظتوں میں گھومنے پھرنے والی مرغی اگر پانی سے بھرے ہوئے برتن میں چونچ ڈال دے تو اس پانی کا کیا حکم ہے؟

کیا پالتو مرغی جو کہ پنجرہ اور ڈبہ میں بند ہو اور باہر پھرنے والی مرغی کا حکم ایک ہے یا دونوں میں فرق ہے؟

الجواب ــــــــــــ

سؤر یعنی جوٹھا ہمیشہ کے لئے گوشت کا تابع رہتا ہے، جس حیوان کا گوشت حلال ہو تو اس کے لعاب کا پانی سے ملنے کی صورت میں پانی پر اس کا اثر نہیں پڑتا، لہذا اگر پالتو مرغی کی چونچ غلاظت سے پاک ہو اور جس برتن میں مرغی منہ ڈال دے تو یہ پانی پاک ہے البتہ گلی میں پھرنے والی مرغی کا منہ عموماً نجاست سے خالی نہیں ہوتا اس لئے ایسی مرغی کا جوٹھا مشکوک ہے لیکن نجاست کا حکم نہیں لگایا جا سکتا۔

== **عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءه جاءٍ فقال أكلت الحمر،ثم جاءه جاءٍ فقال: أكلت الحمر،ثم جاءه جاءٍ فقال: أفنيت الحمر فأمر منادياً فنادى في الناس:إن الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر الأهلية فإنها رجس. (بخاري،باب لحوم الحمر الإنسية)**

احادیث میں گدھے کے گوشت کو حلال بھی کہا گیا ہے اور ممانعت بھی کی گئی ہے اور جب گوشت حلال ہوگا تو اس کا پسینہ اور جوٹھا بھی پاک ہوگا۔ چنانچہ دوسری روایت میں گدھے کے جوٹھے کو پاک کہا گیا۔

عن عطاء أنه كان لا يرى بأساً بسؤر الحمار. (مصنف ابن أبي شيبة،من قال لا بأس بسؤر الحمار)

ان دونوں قسم کے دلائل کی وجہ سے گدھے کے جوٹھے کو پاک کہا گیا مگر اس سے پاکی حاصل کرنے کو مشکوک قرار دیا گیا۔ انیس

قال حسن بن عمارؒ: ”وسؤر الدجاجة المخلاة التی تجول فی القاذورات ولم یعلم طهارة منقارها من نجاسة فکره سؤرها للشک فإن لم یکن کذلک فلا کراهة فیه“. (مراقی الفلاح علیٰ صدر الطحطاوی: ص ۲۴، فصل فی أحکام السؤر)(۱) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۷۲ و ۵۷۳)

مرغی بھرے ہوئے حمام میں چونچ ڈال دے، تو وہ پانی پاک رہا یا ناپاک ہوگیا:

سوال (۱): مرغی بھرے ہوئے حمام میں چونچ ڈالدے، تو وہ پاک ہے یا نہیں؟

کوّے یا مرغی نے دودھ یا پانی میں چونچ ڈالدی، تو وہ پاک ہے یا ناپاک:

سوال (۲): کوّے یا مرغی نے دودھ میں یا پانی کے پیالہ میں چونچ ڈال دی، تو وہ دودھ اور پانی پاک ہے یا نہیں؟

الجواب

(۱)　پاک ہے۔ (۲)

(۲)　وہ دودھ اور پانی پاک ہے۔ (۳) (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۲۸)

جانوروں کو کتے وغیرہ کا جوٹھا کھلانا کیسا ہے:

سوال: حیوان کو جوٹھا سگ کا یا اور کسی طرح ناپاک کھانا کھلانا کیسا ہے؟

الجواب

جائز ہے، ناپاک کھانا کھلانا حیوان کو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بدست خاص ص: ۵۸۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ۳۸۷)

---

(۱)　قال ابن عابدینؒ: ”وأما المخلاة فلُعابها طاهر فسؤرها کذلک، لکن لما کانت تأکل العذرة کره سؤرها ولم یحکم بنجاسته للشک حتیٰ لو علمت النجاسة فی فمها تنجس، ولو علمت الطهارة انتفت الکراهة“. (رد المحتار علی الدر المختار، باب المیاه، فصل فی البئر، مطلب فی السؤر: ج ۱ ص ۲۲۴) ومثله فی البحر الرائق، مسئلة السؤر: ج ۱ ص ۱۳۲)

(۲-۳)　(و) سؤر هرة (ودجاجة مخلاة) الخ (وسباع طیر) لم یعلم ربّها طهارة منقارها (وسواکن بیوت) طاهر للضرورة (مکروه) تنزیهًا فی الأصح إن وجد غیره وإلا لم یکره أصلاً. (الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار، مطلب فی السؤر: ۱/۲۰۶، ظفیر)